السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ کواپنے والد کی وفات کے بعد وراثت سے جو حصہ ملا وہ انہوں نےاپنے بھائی کو دے دیا حالانکہ ان کےاپنے آٹھ بچے اور بچیاں ہیں' توکیا اس طرح کا ہبہ شرعاً جائز ہے؟ ان کی وراثت میں سے ان کی اولاد کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جیساکہ سائل نے پوچھا ہے اس عورت نےاپنے والد کی وراثت سےملنے والا حصہ اپنے بھائی کو ہبہ کردیا توکیا یہ عطیہ جائز ہے؟ ہم عرض کریں گے کہ اگراس عورت نے اپنی صحت کی حالت میں یہ عطیہ دیا ہو تو یہ جائز ہے کیونکہ وہ اپنے مال میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتی ہے' البتہ اسے چاہیے کہ وہ اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دے اولاد کے علاوہ اگراپنے بھائی یا کسی اور رشتہ دار کو کوئی عطیہ دینا چاہے تو اسے اس کا حق حاصل ہے اور اسے اس حق کے استعمال سے کوئی منع نہیں کرسکتا۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ اس کی وراثت سے ان کا کتنا حصہ ہے؟ اگر سائل کا مقصود یہ ہے کہ اس عورت کواپنے باپ سے جو وراثت ملی ہے' اس میں ان کا کتنا حصہ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک ان کی ماں بقید حیات ہے ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ البتہ اس کی وفات کے وقت حالات کے مطابق انہیں وراثت سے ضرور حصہ ملے گا' اس پر ابھی سے حکم لگانا ممکن نہیں۔

اگراس عورت نےاپنے باپ کی طرف ملنے والی وراثت اپنے بھائی کواپنے مرض موت میں یا اس بیماری میں جو اس کے حکم میں ہو' عطیہ کی ہے تو اس حالت میں اسےاپنے مال کے ایک تہائی سے زیادہ حصہ میں تصرف کا حق حاصل نہیں ہے' لہذا اگر باپ سےملنے والی وراثت اس کے کل کے ایک تہائی حصہ سے کم ہو تو پھر یہ جائز ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص244

محدث فتویٰ